Lesson # 133 (Ayah 51-99)

Root Words

- وجلون ← و - ج - ل ← دل میں خوف محسوس کرنا
- بشر ← ب - ش - ر ← ایسی خوشخبری جس سے چہرہ جگمگا اٹھے
- خطبکم ← خ - ط - ب ← اہم معاملہ / امر عظیم
- لمنجوھم ← ن - ج - و نجات دینا / بچانا
  (اسم فاعل)
- اجمعین ← ج - م - ع ← جمع کرنا
- الغبرین ← غ - ب - ر ← پیچھے رہنا، غبار
- یمترون ← م - ر - ی ← شک
- بقطع ← ق - ط - ع ← حصہ - ٹکڑا - قطع - زمین کا قطعہ
- یلتفت ← ل - ف - ت ← کوئی پیچھے دیکھے - پھیرنا - التفات
- وامضوا ← م - ض - ی ← گزر جانا
  order
- تفضحون ← ف - ض - ح ← ذلیل کرنا - رسوا کرنا
  ف - ض - ح ← کسی کے عیب بیان کرنا - دوسروں کی نظروں میں گرانا رسوا کرنے کیلئے

① تذل ← کسی کو ادنیٰ بنانا

② اھانا ← توہین کرنا - کسی کو ہلکا سمجھ کر توہین کرنا

③ خزی ← ذلیل و رسوا کرنا جس میں انسان کے برے اعمال

... انسان کے ظاہری عیوب

• یعمھون ← ع - م - ہ ← دل کا اندھا

• ع - م - ی ← آنکھ کا اندھا

• اکمہ ← مادرزاد اندھا

• مشرقین ← ش - ر - ق ← دل کا خوب روشن ہو جانا۔ اشراق کی نماز

• سجیل ← س - ج - ل ← کنکر (مٹی کا کنکر)

• للمتوسمین ← و - س - م ← آثار اور قرائن سے کسی چیز کی اصلیت معلوم کرنا ← صاحب فراست

• الایکۃ ← ء - ی - ک ← گھنا جنگل - جھاڑی وغیرہ

• لبامام ← ء - م - م ← ارادہ کرنا (بچہ ماں کی گود کی طرف ارادہ کرتا ہے) - سامنے

• ینحتون ← ن - ح - ت ← لکڑی پتھر جیسی چیزوں کو تراشنا

• فاصفح ← ص - ف - ح ← درگزر کرنا۔ اعراض کرنا۔ یہ چیز کا چوڑی طرف پہلو کرنا

← پتھر کی چوڑی جانب

★ فاصفح الصفح

ویسے معاف کر دینا (دل سے معاف نہ کرنا)

دل سے بھی معاف کر دینا - دل کی گہرائیوں سے معاف کر دینا (یہ زیادہ مشکل ہے)

• المثانی ← ث - ن - ی ← دو دو (وہ چیز جو دو دو کرکے ہو)

• واخفض ← خ - ف - ض ← پست ہونا۔ نرم روی اختیار کرنا۔ جھکنا

• جناحک ← ج - ن - ح ← کندھے لیے (دل جھکتا ہے تو کندھے جھکتے ہیں)

عضین ← ع - ض - ی ← پارہ پارہ کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا

فاصدع ← ص - د - ع ← بات کو پوری طرح پیش کرنا

لـہ [سر درد ہونا۔ سر کا پھٹنا] بات کو کھول کر بیان کرنا

Tafseer

(51)

ابراہیمؑ اور لوطؑ کا واقعہ سنایا جا رہا ہے۔ کیوں سنایا جا رہا ہے: (آیت 7-8 اس سورت کی ذہن میں رکھیں)

فرشتے جب آتے ہیں تو حق لیکر آتے ہیں۔

• ایک حق ابراہیمؑ پر ← بیٹے کی خوشخبری

• " " لوطؑ پر ← عذاب

← اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کا واقعہ سنائیے

(52)

فرشتے جب داخل ہوئے تو انہوں نے ابراہیمؑ کو سلام کیا۔

ابراہیمؑ نے کہا مجھے تم سے ڈر لگتا ہے۔

(53)

سورۃ ھود ← یہ واقعہ تفصیل سے

فرشتوں نے کہا آپ ڈریئے مت۔ ہم آپ کو ایک عقلمند لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں

[سفر کے آثار ظاہر نہیں تھے مہمانوں کے چہروں اور کپڑوں پر]

(54)

ابراہیمؑ نے کہا تم مجھے اس بڑھاپے میں لڑکے کی خوشخبری دیتے ہو۔ تم سوچو تو سہی تم مجھے کیا خوشخبری دے رہے ہو۔

← ابراہیمؑ اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں تھے۔

• وہ حیران تھے۔ انکو اس سے مزید مسرت کی امید تھی۔

CamScanner

(55)

فرشتوں نے کہا ہم آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دیتے ہیں آپ مایوس نہ ہوں۔

سورۃ یوسف [اللہ کی رحمت سے مومن مایوس نہیں ہوتے]

(56)

ابراہیمؑ جواب دیتے ہیں گمراہ لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔

← کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ اور جو گمراہ ہوتے ہیں وہ کافر ہوتے ہیں۔ اور پیغمبر اللہ کی رحمت سے گمراہ نہیں ہوتے۔ ایمان لانے والے کبھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے۔

← کافر ہے جسے depression ہوتا ہے۔ جہاں ایمان ہے وہاں depression نہیں ہو سکتا۔ مایوسی کی کیفیت کا طاری ہونا۔

← مانگنی نہیں چاہیئے آزمائشیں۔ اگر آجائے آزمائشیں تو ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔

← بعض اوقات کچھ چیزوں میں وقت لگتا ہے۔ کچھ دعائیں قبول ہونے میں وقت لگتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن مایوس اور بددل نہ ہو۔ دوسروں کو دیکھ کر خود کو demotivate / مایوس نہ کریں۔

(57)

اب ابراہیمؑ نے پوچھا اے بھیجے ہوئے کیوں بھیجا ہے تمہیں۔ کیا اہم معاملہ ہے؟ اب ایک نہیں کئی فرشتے آئے۔ ایک بھی تو آسکتا ہے خوشخبری دینے۔

(58)

انہوں نے کہا ہمیں گناہ گار قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔

قوم لوط بھی تو کہہ سکتے تھے ← یہ چیز اللہ کی ناراضگی / غضب

کو ظاہر کرتی ہے۔
• دوسری طرف ابراہیمؑ کو فوری سمجھ آ گیا کہ مجرم قوم ہے

(59)
صرف لوط کے گھر والوں کو ہم بچا لے گے سب کو۔

(60)
سوائے لوطؑ کی بیوی کے۔ ہم نے مقرر کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوں گی۔
← اللہ اتنا ناراض ہے کہ نام بھی لینا پسند نہیں کیا قوم کا
آل ← followers جو لوطؑ پر ایمان لائے ہے۔
* فرشتوں نے ابراہیمؑ کے سامنے لوطؑ اور ان کے گھر والوں کی وضاحت کرنا مناسب سمجھا۔ کہ ان کو بچالے گے سوائے ان کی بیوی کے۔
ابراہیمؑ کی تشویش کو کم کیا فرشتوں نے۔
* یہ آیتیں اللہ کے عدل کو ظاہر کرتی ہیں۔ کہ پیغمبر کی بیوی ہونے کے باوجود وہ راہ راست پر نہیں آئی تو اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔

(61)
پھر جب لوطؑ کے گھر وہ بھیجے ہوئے فرشتے آئے

(62)
لوطؑ نے کہا آپ لوگ تو مجھے اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔
(پہلے کبھی دیکھا نہیں تھا) (بستی کے بھی معلوم نہیں ہوتے تھے)

(63)
بَلْ ← شک کو دور کرنے کیلئے / پچھلی بات کی نفی کرنے کیلئے
وہ بولے بلکہ ہم آئے ہیں ~~ہم آئے~~
ہم آپ کے پاس وہ چیز لیکر آئے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے۔
حقّ ← سچ (عذاب مراد لیا گیا)

(64)

ہم آپ کے پاس حق لیکر آئے ہیں۔ ہم سچے ہیں۔
عذاب لیکر آئے ہیں ہم آپ (لوط) کے پاس۔

(65)

جب آپ اپنے گھر والوں کو باہر لیکر نکلے تو آپ ان
کے پیچھے چلے گا۔ وہ آگے ہوں۔ فرشتوں نے لوط کو یہ ہدایات کی

(1) راتوں رات اپنے گھر والوں سمیت یہاں سے نکل جائے گا۔
(2) آپ ان کے پیچھے پیچھے چلے گا (تاکہ دکھوالی دیکھے آپ ان کی)
(3) بستی سے نکلنے کے بعد تم میں سے کوئی مڑ کر بھی نہ دیکھے
[اہل ایمان جب بستی چھوڑے تو پیچھے دل نہ اٹکے]

← مختلف روایات سے پتا چلتا ہے:

رسول اللہ ﷺ کو جب کبھی ان بستیوں سے گزرنے کا موقع ملتا جہاں
عذاب آیا تھا تو آپ ﷺ تیزی سے گزرتے اور اپنے ساتھیوں
کو بھی یہی ہدایت کرتے۔

* اللہ کے سخت غصے / غضب کا پتا چل رہا ہے یہاں پر۔

(66)

ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ صبح ہوتے ہی ان کی جڑ کاٹ دی جائے
گی۔ اللہ کے پاس اپنے فیصلے کا نفاذ بھی موجود ہے۔ کہ صبح
ہوتے ہی ان پر (لوط کی قوم پر) عذاب آجائے گا۔
صبح ہوتے ہی کوئی کام کرنا ← اللہ کی سنت پتا چلتی ہے

(67)

یہاں پر قرآن کا عجیب انداز ہے۔ پہلے سزا کا ذکر کیا۔
اور اب فرشتے جب لوط کے گھر آئے ہیں تو کیا بات چیت ہوتی
ہے۔

سورۃ ھود [پہلے بات چیت۔ پھر عذاب کا ذکر]
یہاں پر مضمون کی مناسبت سے پہلے عذاب کا ذکر کر دیا گیا۔

CamScanner

واقعے کی اصل ترتیب وہی ہے جو سورۃ ھود میں ہے۔

← شہر والوں کو پتا چل گیا کہ ان کے گھر مہمان آئے ہیں تو وہ خوشیاں مناتے ہوئے ان کے گھر پہنچ گئے۔

68

انہوں نے کہا یہ میرے مہمان ہیں۔ تم مجھے رسوا نہ کرو۔
لوطؑ نے جب دیکھا میری قوم نے میرے گھر آ کر ہلہ بول دیا ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں میرے گھر آ کر تنگ مت کرو۔

69

اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو۔

← ہم اپنے بچوں کی بھی training کرتے ہیں کہ جب مہمان آئے تو کس طرح behave کرنا ہے ان کے سامنے۔

• ایک مہمانوں کا یہ ہوتا ہے کہ ان کو کھانے پینے کو دیا جائے۔
• دوسرا ان کی عزت کی حفاظت کی جائے۔
• جب مہمان آپ کے گھر آئے تو ان کی چیزوں کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے۔ ان کو کوئی برا بھلا نہ کہے۔

70

قوم کے لوگ بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہیں کیا (لوطؑ کو بولے) کہ دنیا بھر کے ٹھیکدار نہ بنو۔

← قوم کا مطالبہ یہ تھا کہ بدکاری کیلئے ان لڑکوں کو ہمارے حوالے کر دو۔

• اور اس سے پہلے لوطؑ کی قوم برائیاں اور بدکاری کرتے رہتے تھے۔

★ قوم لوط کے پاس ایک مسافر گزر رہا تھا۔ اس کو دکھائی دیا کیا۔ وہ ان کے مرکزی شہر سدام میں رک

گیا۔ اس نے کسی سے مہمان نوازی کا نہیں کہا۔ بلکہ خود ہی
درخت کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک بدکار خود ہی اس کو
اپنے گھر لے گیا اور صبح ہونے سے پہلے اس کا گدھا مال
لے اڑا۔ صبح اٹھتے ہی مسافر نے شور مچایا۔ کسی
نے اس کی فریاد نہ سنی۔ بلکہ باقی بچا کچا مال بھی لوٹ
لیا اور چلتا کیا۔

* ایک دفعہ حضرت سارہؑ نے اپنے غلام کو لوطؑ کے
گھر والوں کی خبر گیری کیلئے بھیجا۔ اس نے دیکھا وہاں
ایک شخص دوسرے کو مار رہا تھا۔ غلام نے اس کو روکا
تو اس نے غلام کا سر پھاڑ دیا۔

← لوطؑ کی قوم کے لوگ مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک
نہیں کرتے تھے۔ بے حیائی بھی تھی اور کھلی بدکاری بھی۔
کوئی بھی ان کو روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا

← حضرت لوطؑ ان کو روکتے تو وہ لوطؑ کو برا بھلا
کہتے تھے۔

* قوم کے لوگ لوطؑ کو لوٹنے لگتے ہے کہ دنیا کی بلائی
کا جو ٹھیکہ تم نے لے رکھا ہے ہم نے تم کو اس سے کتنی
دفعہ منع کیا ہے۔

(71)

حضرت لوطؑ نے کہا یہ میری بیٹیاں۔ اگر
تم نے کچھ کرنا ہے تو یہ ہے۔ یعنی ان کے ساتھ نکاح
کر لو اگر تم نے کچھ کرنا ہی ہے۔

(72)

بڑی زبردست آیت ہے۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم

کھائی ہے ۔ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی عمر اور حیات
کی قسم کھائی ہے ۔ (اس سے پہلے اللہ نے کبھی کسی رسول
اور فرشتے کی قسم نہیں کھائی) یہ رسول ﷺ کا اکرام اور
عزت ہے اللہ کی طرف سے ۔

← تیری جان کی قسم اے محمد ﷺ اس وقت ان پر
نشہ چڑھا ہوا تھا ۔ بدکاری کا نشہ چڑھا ہوا تھا ۔

• انسان کو اتنا غصہ آ جائے کہ پتا ہی نہ چلے کہ کیا کیا ۔ اکثر
لوگ غصے میں وہ کام کر جاتے ہیں جو ہوش میں وہ کبھی
کرنے کا بھی نہ سوچے ۔

• کسی بھی چیز کا نشہ اچھا نہیں ہے ۔ ان سے نکلنا
چاہیے ۔

• ایک اور بات پتا چلتی ہے کہ انسان کو جائز نہیں کہ وہ اللہ کے علاوہ
کسی انسان کی قسم کھائے [انسان کسی کی قسم اس وقت کھاتا ہے جب وہ کسی کو اپنے
آپ سے بڑا سمجھتا ہے]

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اپنی ماؤں ، باپوں کی اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ ۔ اور اللہ
کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھاؤ ۔ اور اللہ کی قسم بھی
اس وقت کھاؤ جب تم اپنے قول میں سچے ہو ۔"

← قسمیں زیادہ نہیں کھانی چاہیے ۔ جھوٹا جو ہوتا
ہے وہ زیادہ قسمیں کھاتا ہے ۔

★ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے عمر فاروق ؓ کو دیکھا کہ وہ
اپنے باپ کی قسم کھا رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے پکار کر
کہا: "خبردار رہو اللہ تعالیٰ باپوں کی قسم کھانے سے منع
کرتا ہے ۔ جس کو حلف کرنا ہو وہ اللہ کے
نام کا حلف کریں ۔ ورنہ خاموش رہے ۔"

* قسم اس وقت کھائے جب ناگزیر ہو اور وہ بھی اللہ کے
نام کی ۔

(73)

اور ان کو پکڑ لیا ایک چیخ نے صبح ہوتے ہی۔
یہ ان پر ایک عذاب آیا (پو پھٹتے ہی چیخ نے پکڑ لیا)

(74)

دوسرا عذاب ← اس بستی کو الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا۔

تیسرا عذاب ← اس بستی پر پکی مٹی کے پتھروں کی بارش کر دی۔

- ان لوگوں نے وہ گناہ کیا تھا جو جانور بھی نہیں کرتے تھے۔
- آج کل کچھ کافر ملک اس گناہ کو اپنے law کا acceptable part بنا رہے ہے۔
- سوائے پیغمبر کے ان لوگوں کو کوئی روکنے والا نہ تھا۔

← یہ چار بستیاں تھی اور ان میں چار لاکھ لوگ تھے۔ اور سب ہی یہ گناہ کرتے تھے۔

- پہلا عذاب ← حضرت جبرائیل نے چیخ ماری صبح ہوتے ہی۔
- دوسرا عذاب ← پوری بستی کو اپنے پروں پر اٹھایا۔ اور اوپر لے کر جا کر نیچے مارا۔

مفسرین کہتے ہیں جب نیچے مارا تو زلزلہ دست دھماکے کی آواز پیدا ہوئی۔

- تیسرا عذاب ←

فارسی کے دو لفظ → | سنگ، گل / پتھر، مٹی | ← انہی سے سجیل بنا ہے۔

اللہ نے ان پر مخصوص پتھر برسائے گویا کہ ان کو نشان عبرت بنا کر رکھ دیا۔

★ تین قسم کے عذاب ان کو دیئے گئے۔

(75)

اس واقعے میں اہل عقل لیلئہ نشانیاں ہیں
اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ الذین یخافون قوم لوط پر آئے
عزاب کا ۔ عبرت پکڑیں اس واقعے ۔

(76)

جس پر عزاب آیا وہ علاقہ راستے میں ہے
• مدینہ سے شام اور عراق سے مصر جاتے ہوئے یہ تباہ
شدہ علاقہ ہے ۔ لوگ یہاں سے گزرتے تھے اور تباہی
کے اثرات دیکھتے تھے ۔
صدوم ← مرکزی شہر
★ ابن کثیر کی روایت
جب جبرائیلؑ نے ان کو اوپر اٹھالیا تو آسمان والوں نے
ان کے کتوں کی بھونکنے اور مرغوں کی آوازیں سنی ۔
← یہ بحر لوط (deadsea) یہ واقعہ وہاں ہے ۔
★ رسول اللہ ﷺ پسند نہیں کرتے تھے جب لوگ تباہ شدہ علاقوں
سے گزرے ۔ غزوہ تبوک میں جب حجر کے مقام (قوم
ثمود کا شہر) پر پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا تا ان کے
کنوئیں سے پانی پیئے اور نہ بھرے ۔ صحابہ نے کہا ہم نے تو
اس سے آٹا بھی گوندلیا ۔ آپ ﷺ نے فرمایا آٹا پھینک
دو اور پانی پھینک دو ۔ اور وہ آٹا اونٹوں کو کھانے کی
اجازت دے دی ۔ پھر فرمایا ان کو صالحؑ کے کنوئیں
سے پانی پلاؤ اور ان ظالموں کے گھروں میں داخل
نہ ہو بجز اس کے کہ تم رو رہے ہو ۔ اگر رو نہ رہے
ہو تو داخل مت ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ ان کا عذاب
تم پر نازل ہوجائے ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر
سے اپنا سر چھپا لیا اور اپنی سواری سے تیزی سے

وہاں سے گزر گئے۔

(بخاری کی روایت)

← اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ جب ایسے علاقوں سے گزر رہے ہو تو ہنسی مذاق نہ کریں۔ بلکہ جلدی گزر کریں۔

(77)

اس میں سامان عبرت ہے جو مومن لوگ ہے ان کیلئے

مومن لوگوں کو اس کا احساس ہو گا۔ جو مومن نہیں ہے

اُن پر عبرت کا اثر نہیں ہو گا۔

* حضرت لوطؑ کا ذکر قرآن میں 27 دفعہ آیا ہے

(78)

اور ایکا والے ظالم تھا۔ یہ حضرت شعیبؑ کی قوم کے

لوگ تھے اور ان کا نام بنی مدیان تھا۔

← مدین ان کے مرکزی شہر اور پورے علاقے کو بھی کہتے ہے

← الایکۃ ← جنگل کا نام ۱۰ اصحاب الایکۃ اور اصحاب مدین

• اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہے جو ظالم لوگ تھے

• یہ دو الگ قومیں (اصحاب الایکۃ ، اصحاب مدین) تھی

ایک قوم کی تباہی کے بعد شعیبؑ دوسری قوم کے پاس گئے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں یہ ایک ہی قوم تھی

← ان کا سب سے بڑا ظلم یہ تھا یہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے۔ تجارت ان کا پیشہ تھا۔ اس میں یہ لوگ کمی کرتے تھے

← سورۃ الاعراف میں بھی ذکر ہے۔

ظلم کرنے سے مراد شرک کرنا بھی ہے۔ ناپ تول میں کمی بھی کرنا ہے۔ یہ آنے جانے لوگوں کو بھی تنگ کرتے تھے۔

(79)

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے انتقام لیا۔ ان دونوں قوموں (لوطؑ اور شعیبؑ کی قوم) کے اجڑے ہوئے نشان کھلے راستے پر ہے۔ سامنے ہے۔

- اللہ تعالیٰ یہ سمجھانا چاہ رہے ہے کہ اہل مکہ بھی تجارت کرنے تھے۔ مدینہ سے شوک جاتے ہوئے بھی راستہ آتا ہے۔
- جب انسان وہاں سے گزرے اور تباہ شدہ آثار نظر آئے تو عبرت لینی چاہیئے۔

(80)

اللہ تعالیٰ ایک اور قوم کا ذکر کر رہے ہے۔
حجر کے قوم ثمود کے حضرت صالحؑ یہاں بھیجے گئے۔

- حجر والوں نے مرسلین کو جھٹلایا۔ ایک رسول کا جھٹلانا رسولوں کا جھٹلانا ہے۔ ایک رسول کی دعوت گویا سارے رسولوں کی دعوت ہے۔

(81)

اور ان کو ہم نے اپنی نشانیاں دکھائی۔ معجزات دکھائے۔ لیکن یہ انکار کرتے رہے۔
حضرت صالحؑ کو اللہ نے اونٹنی دی تھی۔

(82)

اور وہ پہاڑ تراش تراش کر مکان بناتے تھے۔ صحت توانا، مضبوط اور لمبی عمر والے لوگ تھے۔ ان مکانوں میں آفات سے محفوظ رہتے تھے۔ بارش، زلزلہ وغیرہ نہیں اثر کرتے تھے ان مکانوں میں

(83)

اور صبح ہوتے ہی ان کو چیخ نے آ لیا۔ عذاب نازل ہو گیا

• ان کا علاقہ بھی مدینہ سے تبوک کے درمیان تھا۔

(84)

ان کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔ ان کا وہ تراش کر گھر بنانا ← کچھ کام نہ آیا۔

* ثمود پر اللہ نے دھاریوں والے بادل بھیجے تھے۔ وہ بادل دیکھ کر بہت خوش تھے۔ ان بادلوں کے اندر ہولناک چیخ تھی۔ جس نے ان کو تباہ کر دیا۔ ان کا فن کچھ کام نہ آیا۔

← یہ واقعات جو الحجر میں بیان کیے گئے ہیں۔ پچھلی قوموں کے واقعات سے اہل مکہ کو سنبھلنا چاہیئے۔ یہ لوگ انکار کرتے تھے رسول ﷺ کی دعوت کا۔ کہیں ایسا نہ ہو ان کے ساتھ بھی یہ ہو جائے۔

(85)

آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان کی بنیاد حق ہے۔ ان موجودات کی بنیاد حق پر ہے

حق ← وہ رب جو اتنے خوبصورت زمین آسمان بنا سکتا ہے ایسے نہیں بنائے۔ گواہی دیتے ہیں یہ سب کہ قیامت کی گھڑی آنے والی ہے۔ پس اے محمد ﷺ ان لوگوں کی بیہودگیوں پر آپ ﷺ پریشان نہ ہوں۔ رسول ﷺ لوگوں کی اصلاح کرتے تھے اور مکہ والے آپ ﷺ کو طرح طرح کے طریقوں سے تنگ کرتے تھے۔ [یہ سورت مکی آخری دور میں نازل ہوئی] آپ ﷺ شریفانہ درگزر کیجئے۔ ان کی بیہودگیوں پر ذرا بھی توجہ نہ دیجئے۔ اصلاح کا کام کرتے رہیے۔

* بہترین درگزر کرے آپ ﷺ۔ ان کی باتوں کا جواب نہ دیں دعوت کا کام کرتے رہیں۔

(86)

اللہ رب العزت خلاق ہے۔ اور وہ اپنی مخلوق سے باخبر بھی ہے۔ یہ لوگ مار کر پھر پیدا کیے جانے اور اللہ کیلئے لازم ہے وہ اپنی مخلوق سے باخبر ہو۔

القرآن

لے وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا۔

(87)

اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو سات ایسی آیتیں دی ہیں جو بار بار دہرائی جائیں۔ اور قرآن عظیم بھی عطا کیا۔

سبعا من المثانی: مفسرین کی رائے

* ایک رائے ← قرآن کی ابتدائی بڑی 7 سورتیں
* دوسری رائے ← سورۃ فاتحہ بسم اللہ سمیت (یہ مشہور رائے ہے) (لے نماز میں بار بار دہرائی جاتی ہے)
* تیسری رائے ← پورا قرآن ہے
* ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے
* حدیث بھی ثبوت کے طور پر ملتی ہے۔ امام بخاری کی بھی رائے ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے سبعا من المثانی سے مراد سورۃ فاتحہ لیا ہے۔
* مفسرین کے مطابق المثانی:

قرآن کی تمام سورتیں جوڑا جوڑا ہے جیسے بڑی سورتیں (البقرۃ اور آل عمران) اور چھوٹی سورتیں معوذتین (الناس اور الفلق)

* قرآن کی 7 منزلیں ہیں۔ اور سورۃ فاتحہ کی حیثیت قرآن کے دیباچے کی سی ہے۔ پورے قرآن کے 7 ابواب (منزلیں) ہیں۔

قرآن عظیم عطا کیا

لے رسول اللہ ﷺ پر ایسا ظلم و ستم کر رہے تھے۔ عظیم نبوت

کو شہوا لگے ہوئے آپؐ کی تجارت ختم ہو گئی۔ جو آپؐ کے ساتھ
لوگ تھے ان کی بھی معاشی حالت خراب ہو گئی تھی۔ ہر
طرف سے مذاق کا نشانہ بن رہے تھے۔ اس وقت میں
اللہ رب العزت مسلمانوں اور رسولؐ سے کہہ رہے ہیں
کہ ہم نے تمہیں سات ایسی آیتیں / سات سورتوں کا مجموعہ اور
قرآن عظیم عطا کیا ہے۔

• دنیا میں کسی بھی مسئلہ کا حل قرآن عظیم ہے۔
قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اور سب سے بہترین کلام ہے۔
← "خیرکم من تعلم القرآن و علمہ"
← رسول اللہؐ نے اس دل / گھر کو اجڑی ہوئی بستی سے تعبیر کیا جس
میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو۔

(88)

رسول اللہؐ کو یہاں پر لائحہ عمل اور فی الحال ہدایات دیا جا رہا ہے۔
تمام مسلمانوں کو یہ بات بتائی دنیا کے مختلف قسم کے لوگوں کو جو مختلف
چیزیں دی ہیں ان کو دیکھ کر اپنا دل نہ کڑھے۔ اہلِ مکہ
امیر تھے اور ایمان والے غریب تھے تو ان کو دیکھ کر اپنا
دل نہ خراب کریں۔ نہ ان کی طرف دیکھے۔ اپنا دل
افسردہ نہیں کرنا۔

• اہلِ ایمان کیلئے آپ جھک جائیے۔ محمدؐ مکہ کے سرداروں
کی طرف توجہ کرتے تھے کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور مکہ والے
بھی کہتے تھے کہ یہ کیسا دین ہے جس میں غریب لوگ ہیں۔
مطلب۔ کوئی powerful اور rich نہیں ہے۔ کہا جا رہا
ہے اہلِ ایمان کی قدر کریں۔ ان کے ساتھ نرمی اور
محبت کا رویہ اختیار کریں۔

• دنیا سے کبھی متاثر نہ ہو۔ جن گھروں میں ایمان

CamScanner

اور قرآن سے ان لوگوں کو اپنے گھروں کا حصہ بنائیے

(89)

اور کہہ دیجئے میں تو ڈرانے والا ہوں، میں تو صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔

(90)

یہ اسی طرح کی تنبیہ ہے، جیسی ہم نے تقسیم کرنے والوں پر بھیجی تھی۔ جس طرح ہم نے قسم کھانے والوں پر تنبیہ اتاری تھی۔

← یا اللہ تعالیٰ نے اُن پر اپنا عذاب اُتارا۔

- بعض لوگ کہتے انزلنا العذاب ← عذاب جیسا ہوا ہے یہاں۔
- مراد جن لوگوں نے قرآن کو تقسیم کر دیا تھا۔ اہل مکہ کبھی قرآن کو شعر کہتے تھے کبھی کچھ
- اور مراد یہ بھی ہے جو قسم کھانے والے لوگ تھے

المقتسمین ← دین کو تقسیم کرنا (بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا)
← قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا
← قسمیں کھانا (قسمیں کھا کر کہنا ہم اس کی مخالفت کریں گے)

(91)

اور انہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔ عضین (ٹکڑے ٹکڑے کرنا، اجزاء بنانا۔ اس (قرآن) کی بعض باتوں پر ایمان لانا اور بعض سے کفر کرنا

- وہ لوگ ویسے ہی منکر تھے اور یہ لوگ بھی منکر ہے

(92)

تو قسم ہے تیرے رب کی ہم ضرور ان سے سوال کریں گے/ محاسبہ کریں گے۔ کہ انہوں نے دنیا کی زندگی میں کیا کیا رسول کو تسلی دی جا رہی ہے کہ قیامت آ رہی ہے۔

اور یہ سب لوگ جمع کیے جائیں گے۔ (سخت آیت ہے)

93

جمع کیا جائے گا تاکہ ان سے پوچھا جائے۔ حساب کتاب کیا جائے گا۔

94

اس آیت سے پہلے رسول اللہ ﷺ چھپ کر تبلیغ کرتے تھے۔
اب کہا جا رہا ہے کہ کھلم کھلا قرآن کی تعلیم دیجیے۔ اب دار ارقم سے ذہن باہر آ گیا۔ اب نماز اور قرآن علی الاعلان پڑھا جائے گا۔ یہ مکی آخری دور تھا۔
• اور شرک کرنے والوں کی ذرا پرواہ نہ کیجیے۔

95

بے شک ہم ہی کافی ہیں مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کیلئے
جو لوگ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے ان سے میں خود ہی پوچھ لوں گا۔
• سارے بڑے بڑے سردار میدان بدر میں ہی ڈھیر ہو گئے جو مذاق اڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے ان مذاق اڑانے والوں کیلئے۔

96

شرک کرنے والوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بھی بنا رکھے ہیں۔ ان لوگوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔
• ان لوگوں نے توحید کا انکار کیا ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا

97

رسول اللہ ﷺ کو پھر تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ ان کی باتوں پر پریشان نہ ہو کر رہیں۔ مجھے خوب پتا ہے۔ کہ ان کی

باتوں پر تم پریشان ہوتے ہو۔ تم نہ ان کی باتوں پر
افسردہ ہوا کرو۔

98

اب گویا رسول اللہ کو ان پریشانیوں کا دل تنایا
جا رہا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ
تسبیح بیان کرو۔ اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان العظیم"

- لوگ گالیاں نکالے آپ نے اللہ سے لو لگا لی ہے۔ آج لوگ آپ کو برا بھلا کہتے ہیں تو آپ کو تب تک چین نہیں آتا جب تک جواب نہ دے دیں۔ جب تک بدلہ نہ لے لیں۔
- نماز ادا کرنا اور مسلمان بن جانا گویا کہ یہ ساری باتیں مراد ہیں۔

99

اپنے اس رب کی بندگی کرو۔ اور اس گھڑی تک بندگی کرتے رہو جب تک قیامت نہ آجائے۔
رسول مشکل کے وقت نماز سے قوت لیتے تھے۔

- اس وقت تک بندگی کرنا جب تک موت نہ آجائے رب کی رضا کیلئے وہ کام کرنے ہیں جس سے رب راضی ہو جائے۔